اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

جلد ۴۸/۱۳ — ۲۴ تبوک ۱۳۳۸ھ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۹ء — نمبر ۲۲۶

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

جو دوست قافلہ قادیان میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اور ان کے پاس پاسپورٹ نہیں ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے کوشش کر کے اپنے اپنے پاسپورٹ برائے انڈیا جلد تر حاصل کر لیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ پاسپورٹ اپنے ضلع کے صدر دفتر سے تیار ہو کر ملتے ہیں۔ اور مقررہ فارم پر درخواست دینی پڑتی ہے۔ اور جن دوستوں کے پاسپورٹ ختم ہو چکے ہیں یا دسمبر ۱۹۵۹ء میں یا دسمبر سے پہلے ختم ہو رہے ہیں۔ وہ بھی ان کی توسیع کروا لیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ آخر پر وہ پاسپورٹ کے حصول میں تاخیر پیدا ہو جانے کی وجہ سے قادیان کی زیارت سے محروم رہ جائیں۔ اس لئے ابھی سے اس بارہ میں کوشش کر کے پاسپورٹ حاصل کریں۔ یہ کام بڑی توجہ کے ساتھ پیچھا کرنے پر ہو سکے گا۔

بعد منظوری پاسپورٹ میرے دفتر کو اپنے پاسپورٹ کے نمبر و تاریخ سے جلد تر مطلع فرمائیں۔ تاکہ گورنمنٹ کی منظوری سے قبل قافلہ کی فہرست کا جماعتی انتخاب بھی عمل میں لایا جا سکے۔ پھر اس کے بعد احباب کو ویزا بھی حاصل کرنا ہوگا۔ جو کہ کراچی سے ملتا ہے۔ جس کے لئے مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد خدام الاحمدیہ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی کو جماعت کا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں امسال ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ہیں۔ تجویز ہے کہ قافلہ ۱۴ کی صبح کو لاہور سے روانہ ہو اور ۱۹ کی شام کو لاہور واپس آئے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر جو حال ہی میں تبلیغ اسلام کے لئے مشرقی افریقہ تشریف لے گئے ہیں ان کی اہلیہ صاحبہ ربوہ میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ سب احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

آج صبح طبیعت اچھی تھی مگر تھوڑی دیر سے کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۳ ستمبر ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ البتہ کچھ وقت کے لئے اعصابی بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہو گئی تھی۔ رات نیند آ گئی۔ آج صبح طبیعت اچھی تھی۔ مگر تھوڑی دیر سے کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد و الحاح کے ساتھ التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح، ۲۳ ستمبر ۱۹۵۹ء

جماعت امریکہ کے ایک ممتاز احمدی دوست کی وفات

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر سابق مبلغ امریکہ

امریکہ سے یہ المناک خبر موصول ہوئی ہے کہ برادرم مرسل شفیق صاحب جو ایک لمبی مدت تک ڈیٹن کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ رہے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم احمدیت کے ایک وفاکیش اور مخلص خادم تھے۔ محترمی صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم کے زمانہ میں ہر قسم کی مشکلات اور ابتلاؤں کا دلیری اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے۔ پھر مسجد ڈیٹن کی تعمیر کے کام میں جو امریکن نومسلمین کے اپنے ہاتھوں اور مالی قربانیوں سے بننے والی امریکہ کی پہلی مسجد ہے خاکسار کے ساتھ بھی نہایت مخلصانہ تعاون فرماتے رہے۔ مرحوم کی اہلیہ صاحبہ بھی لجنہ اماء اللہ کی ایک مخلص اور پرجوش رکن ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کی اہلیہ اور دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور جماعت امریکہ کو برادرم مرسل شفیق جیسے مومن دوست کی جدائی کے بعد ایسے مخلصین عطا فرمائے۔ جو اسلام اور احمدیت کی تعلیم کا صحیح نمونہ ہوں۔ اور جو سچائی اور حق کی حفاظت و اشاعت میں ہمیشہ سینہ سپر رہیں۔ آمین۔

خاکسار۔ خلیل احمد ناصر

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

اب رو بصحت ہیں

مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد دکن سے مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

میرے والد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ اور مسجد میں سوٹی کے سہارے تشریف لے جاتے ہیں۔ جو احباب انکی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب حضرت سیٹھ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

— ۴ اکتوبر —

سب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۴ اکتوبر کو "یوم سیرۃ النبی" منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے امرا اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرما لیں۔ تاریخ مقررہ پر اس دن کی شایان شان جلسے منعقد کئے جاویں۔ جلسوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جائے۔ تاکہ اپنے اور بیگانے سب آنجناب کی پاک سیرت اور اخلاق عالیہ سے واقف ہو جائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ر ستمبر ۱۹۵۹ء

دُعا کی حقیقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ فرمودہ ۱۸ر مارچ ۱۹۲۷ء جو حال ہی میں ۱۱ر اگست ۱۹۵۹ء کے الفضل میں شائع کیا گیا ہے۔ دعا کے متعلق ایک نہایت اعلےٰ نکتہ بیان فرمایا ہے۔ جس کو دراصل دعا کی جان کہنا چاہیئے۔

انسان کئی قسم کی دعائیں کرتا ہے بعض دعائیں ایسی ہیں جو خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہیں۔ ان میں سورۃ فاتحہ کی دُعا گل سرسبد کا مقام رکھتی ہے۔ دنیا کی کسی زبان میں دُنیا کے کسی دین میں اس دعا کی نظیر نہیں مل سکتی ویسے تو ویدوں اور دوسری مذہبی کتابوں میں آپ کو بہت سی دعائیں ملیں گی۔ مگر جو جامعیت اور بلاغت ان چند چھے تلے الفاظ میں ہے وہ کسی دُعا میں موجود نہیں اس دُعا کا ارفع اور اعلےٰ ہونا اس بات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ بعض عیسائی پادریوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں اس کی جابجا توجیہہ وتشریح کر کے اس کے اوصاف واضح فرمائے ہیں۔ ایک جگہ آپ نے اس کو گلاب کے پھول سے تشبیہہ دی ہے جو نہ صرف اپنے رنگ اور خوشبو میں پھولوں میں اپنا جواب نہیں رکھتا بلکہ تاثیر کے لحاظ سے بھی بے نظیر ہے۔ الغرض سورۃ فاتحہ میں جو دعا ہمیں سکھائی گئی ہے لاجواب ہے اور اگر انسان اس دعا پر حاوی ہو جائے تو اسکو کسی اور دُعا کی ضرورت نہیں رہتی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دُعا کا ورد ہمیشہ کرتے تھے اور ویسے بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا بہت اونچا مقام ہے اس کو قرآن کریم میں بہت سے نام دئے گئے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو نکتہ اپنے محولہ بالا خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس کو پیش نظر رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کی اسی اہمیت کی وجہ سے ہم یہاں پھر اس خطبہ کا متعلقہ حصہ درج کر رہے ہیں تاکہ نہ صرف اس دُعا کے تعلق میں انسان اس نکتہ سے فائدہ اٹھائے بلکہ ہر دعا کے تعلق میں اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھے تاکہ دعا کا صحیح فائدہ حاصل کر سکے۔ فہوھذا

"اھدنا الصراط المستقیم میں ہم طلب کرتے ہیں کہ اے خدا سیدھا راستہ دکھا۔ وہ راستہ جو دکھایا تو نے اپنے نیک اور مومن بندوں کو جو تیرا انعام پانے والے ہوئے۔ ہر مسلمان یہ دعا کئی بار دن میں پڑھتا ہے۔ اور جو اسے پڑھتا ہے۔ وہ اس پر ایمان بھی رکھتا ہوگا۔ وہ آخر خدا پر ایمان رکھتا ہوگا۔ توحید پر ایمان رکھتا ہوگا۔ ملائکہ پر ایمان رکھتا ہوگا۔ قرآن پر ایمان رکھتا ہوگا۔ رسالت پر ایمان رکھتا ہوگا اور حشر و نشر اور قضا و قدر کو مانتا ہوگا۔ پس جب وہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہتا ہے تو کیا اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اے خدا میرا یہ ایمان ہو جائے۔ کہ تو خدا ہے اور تیری توحید ہے۔ ملائکہ تیری مخلوق ہیں قرآن تیرا کلام ہے۔ حشر و نشر اور قضاء و قدر تیرے حکم اور اختیار سے ہے یہ تو وہ پہلے ہی مانتا ہے اور ان سب پر اس کا پہلے ہی ایمان ہے۔ پھر اس کا کیا مطلب ہوا کہ وہ اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اے خدا جس مقام پر میں ہوں۔ تو مجھے اس سے آگے لے جا۔ کیونکہ اگر صرف یہ ہو۔ کہ مجھے یہ باتیں حاصل ہوں۔ تو یہ تو اسے پہلے حاصل ہیں اور کون ہے یہ پہلی حاصل شدہ چیزوں کو مانگے۔ پس اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ دعا مانگنے والا یہی مانگ رہا ہے کہ جس مقام پر میں ہوں۔ اس سے آگے ترقی دے۔ جو عقائد ہیں انہیں زیادہ مضبوط کردے۔ ایمان اور یقین کو زیادہ کردے قرآن پر جو ایمان ہے رسول پر جو ایمان ہے۔ ملائک پر جو ایمان ہے۔ اس میں ترقی ہو۔ جو علم حاصل ہے وہ اس سے زیادہ ہو جائے قرآن اور حدیث کے مطالب پہلے سے زیادہ مجھ پر کھل جائیں۔ غرض جس وقت یہ دعا مانگی جاتی ہے تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ دعا مانگنے والا موجودہ حالت سے آگے ترقی چاہتا ہے۔ اور یہ خواہش کرتا ہے کہ جو کچھ مل چکا ہے وہ اور بھی زیادہ ہو مثلاً کوئی شخص اعمال کے متعلق دعا کرے جیسے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور عام اخلاق ہیں تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ اھدنا الصراط المستقیم میں یہ دعا کر رہا ہے کہ مجھے نماز مل جائے روزہ مل جائے یا عام اخلاق مجھے مل جائیں۔ کیونکہ جو شخص اھدنا الصراط المستقیم کے الفاظ میں دعا کر رہا ہے وہ مسلمان ہے اور مسلمان کو یہ سب چیزیں پہلے ہی مل چکی ہیں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ پہلے سے اچھے طریق پر ادا ہوں۔ اچھی طرح مجھے حاصل ہوں اگر یہ مفہوم نہیں تو پھر یہ فضول اور لغویات ہے کیونکہ وہ ایسی چیز مانگتا ہے جو اسے پہلے ہی مل چکی ہے

پس پانچ وقت جو یہ دعا مانگی جاتی ہے اس کے متعلق دیکھنا بھی چاہیئے کہ قبول ہوئی ہے یا نہیں اور کیا اس کے کوئی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے یا نہیں ایک نماز میں جب یہ دعا کی گئی ہے تو کیا یہ فرض نہیں کہ دوسری نماز میں دیکھا جائے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلا اور کہاں تک ترقی ہوئی۔ مثلاً اگر صبح کی نماز میں ایک شخص اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے اور مفہوم میں یہ بات داخل رکھتا ہے کہ جو کچھ مجھے مل چکا ہے اس میں ترقی ہو تو کیا یہ فرض نہیں کہ وہ بعد کی نماز میں غور کرے کہ کہاں تک ترقی ہوئی وہ اپنے اعمال میں دیکھے۔ اپنے معاملات میں دیکھے۔ اپنے حالات میں دیکھے کہ کس قدر بہتری پہلے کی نسبت ان میں پیدا ہوئی اور یہ کہ کیا ان میں کوئی تبدیلی ہوئی یا نہیں ان میں میں کچھ فرق ہوا یا نہیں۔ اگر نہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ صرف مقررہ الفاظ دوہرا رہا ہے۔ وہ ٹونا کر رہا ہے۔ وہ جادو کر رہا ہے وہ بالکل ویسے ہی طور پر کام کر رہا ہے جیسے بعض بوڑھی عورتیں چند دھاگوں پر عمل کرتی ہیں۔

پس جب تک اس دعا کا مفہوم یہ نہ ہوگا کہ جو کچھ مل چکا ہے اس میں ترقی ہو تو اس دعا کا پڑھنا ایک فضول اور لغویات ہوگی اس لئے ہر ایک شخص کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ہر نماز میں سوچ لے کہ میری پہلی دعا کا کیا نتیجہ نکلا۔ پھر اس کے ساتھ اسے یقین ہونا چاہیئے کہ میری دعا قبول ہوگئی کیونکہ اگر یہ یقین نہ کیا جائے اور یہ نہ مانا جائے کہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے وہ تو خدا کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ ان کے کہنے سے اس میں تغیر نہیں ہوا کرتا۔ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ہزاروں دعائیں جو پاک لوگوں نے کیں وہ پھینک دی گئیں۔ ہزاروں دعائیں جو راستباز انسانوں نے مانگیں اجابت کے مقام پر نہ پہنچیں۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جو کچھ کرتا ہے خدا تعالےٰ ہی کرتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کچھ شبہ نہیں کہ انسان جو کچھ کہے اُسے بھی سنتا ہے اور اس کے مطابق اسے اجر دیتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی کی دعا میں کوئی نقص ہو اور وہ پھینک دی گئی ہو اور اجابت کے مقام پر نہ پہنچی ہو۔ لیکن یہ بات بالکل درست ہے کہ خدا تعالےٰ انسان کی دعائیں سنتا ہے اور پھر جو دعا وہ خود سکھائے وہ تو ضرور اس قابل ہوتی ہے کہ سنی جائے لیکن ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان اس کے مانگنے میں اپنی نادانی اور غلطی سے کوئی نقص نہ پیدا کر دے۔ لیکن باوجود اس بات کے یہ دعا خود خدا تعالیٰ نے سکھائی اگر یہ دعا اپنا اثر ظاہر نہ کرے اور مانگنے والے کے اندر پہلے کی نسبت کوئی فرق پیدا نہ ہو اور اسے ان چیزوں میں جو اسے مل چکی ہیں ترقی محسوس نہ ہو تو اسے فکر کرنی چاہیئے کہ جس بات نے اسکو یہاں فائدہ نہ دیا جس سے اس کو اس جگہ کوئی ترقی نہ ہوئی۔ اس سے اس کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ مرنے کے بعد قیامت کے دن کچھ ترقی ہوگی۔ کیونکہ مرنے کے بعد کی ترقی اس کے انہی اعمال اور عقائد اور ایمان پر ہے۔ جو اسی جہان میں ہونگے اور اگر ان میں اس جگہ کوئی ترقی نہیں تو قیامت کے دن اسے کہاں ترقی مل سکتی ہے۔ پس ایسے شخص کو یہیں سے اپنی آئندہ کی حالت پر قیاس کرنا چاہیئے اور اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ جو پہلی منزل طے نہیں کر چکا۔ وہ دوسری منزل کیسے طے کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۱۱ر اگست ۱۹۵۹ء)

دعا کی قبولیت کے متعلق یہ ایک ایسا نقطہ ہے کہ اگر انسان اس کو پیش نظر رکھے۔ تو وہ چند ہی دن میں روحانی مدارج طے کر سکتا ہے۔

یہ ایک ایسا نکتہ ہے کہ جس کو سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ انسان اپنی مادی زندگی میں بھی اس نکتہ کے مطابق عمل کرتا ہے۔ ایک شخص جو کسی صنعت میں کمال پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے فن میں اسی وقت ترقی کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنی کارکردگی کا ہر روز وہ جائزہ لیتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ کل کی نسبت آج اس نے کیا ترقی کی ہے۔ اگر وہ اپنی رفتار ترقی کا جائزہ نہیں لیتا تو وہ کوئی ترقی بھی نہیں کر سکتا اور کولھو کے بیل کی طرح ایک ہی مرکز کے گرد چکر لگاتا رہتا ہے اور اس کی تمام محنت مشقت ضائع چلی جاتی ہے اسی طرح روحانی ترقی کا حال ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے واضح فرمایا ہے۔ اگر ہم اچھا مسلمان بننے کی دعا مانگتے ہیں۔ لیکن اچھا مسلمان بننے کی کوشش نہیں کرتے تو ہماری یہ روزانہ بیسیوں بار مانگی ہوئی دعا بیکار چلی جاتی ہے۔ اور ہمیں اپنی محنت و مشقت کا کوئی

قرآن کریم کا پیغام صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام نوع بشر کیلئے ہے

بھارتی لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے کے نام جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کا مکتوب

احباب یہ خبر پڑھ چکے ہونگے کہ بھارتی جماعت اسلامی کے بعض نمائندگان کی طرف سے بھارتی لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے کو مقبوضہ کشمیر میں یہ کہا گیا۔ کہ جب وہ قرآنی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ تو تلاوت قرآن کریم کرنا یا کرانا ترک کر دیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مطالبہ جہاں سراسر تعلیم اسلام کے منافی ہے۔ وہاں اسلام کی عالمگیر دعوت کو محدود کرنے کے مترادف بھی ہے۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے آچاریہ ونوبا بھاوے کے نام ایک مکتوب میں جماعت اسلامی کے اس غیر اسلامی اقدام سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے موصوف کو تلاوت قرآن کریم کے جاری رکھنے کی تلقین کی ہے۔ احباب کی دلچسپی کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب کے مکتوب کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

شری آچاریہ جی! آداب و تسلیمات

خدا تعالےٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور اچھے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

پٹھانکوٹ میں آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور آپ کی پبلک تقریر سننے کا بھی موقعہ ملا تھا۔ آپ کے اچھے اخلاق کی یاد ابھی تک تازہ ہے۔ امید ہے کہ دورہ کشمیر کے اختتام پر واپسی میں آپ قادیان بھی درشن دیں گے۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے رہیں۔

یہ چند سطور میں اس لئے تحریر کر رہا ہوں۔ کہ اخبارات میں مجھے یہ اطلاع پڑھنے سے بہت دکھ ہوا۔ کہ جماعت اسلامی کے بعض علماء نے آپ کے قرآن کریم کی تلاوت کرنے پر اعتراض کیا اور کہا کہ جب آپ قرآنی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ تو آپ کو اس کی تلاوت کرنے یا کرانے کا کوئی حق نہیں۔

ایک تبلیغی مذہب کے ماننے والوں کا یہ رویہ انتہا درجہ کا افسوسناک ہے جبکہ قرآن کریم کی ہدایت سب نوع انسان کے لئے ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم خود قرآن کریم میں بھی ہے کہ بلغ ما انزل علیک ... الخ یعنے جو وحی قرآن کریم کے ذریعہ تجھ پر نازل ہوئی ہے وہ لوگوں تک پہنچا دے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعلان قرآن کریم میں موجود ہے۔

قل یایھا الناس
انی رسول اللہ الیکم
جمیعاً

اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

بعثت الی الاسود والاحمر

یعنی میں تمام گوروں اور سیاہ فام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور آپ کو قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین کا خطاب دیا گیا ہے۔ یعنے آپ کے وجود کو تمام جہانوں کے لئے رحمت قرار دیا گیا ہے۔ تو ہمارے بعض علماء کا قرآنی ہدایت کو سننے سے غیر مسلم احباب کو روکنا کس قدر افسوسناک ہے۔

قرآن کریم کی ہدایت صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں۔ بلکہ تمام نوع بشر کے لئے ہے۔ اور ابتدا اسلام سے مسلمان اس آسمانی پیغام کو غیروں کے سامنے پیش کرنے اور بذریعہ تبلیغ و ترغیب غیروں کو اس پاک تعلیم کا گرویدہ بنانے میں مصروف ہیں۔ خود ہمارا حضرت بانیٔ اسلام نے جو خطوط روم۔ مصر ایران اور ابے سینیا وغیرہ کے بادشاہوں کو لکھے۔ ان میں قرآنی آیات کو تحریر کرکے اسلام کو قبول کرنے کی دعوت دی۔ پس یہ خیال اور طریق یقیناً اسلام کے خلاف ہے۔ کہ کسی غیر مسلم کو قرآن حکیم کی تلاوت کرنے یا کرانے سے روکا جائے۔ قرآنی تعلیم تو ایک نور ہے۔ جو دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلنا ضروری ہے۔ افسوس ہے کہ آجکل کے بعض مسلمان علماء اسلام اور قرآن کریم کی اصل روح اور تعلیم سے بیگانہ اور دور ہو چکے ہیں۔ اسی لئے اس زمانہ میں مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کی درستی اور اصلاح کے لئے ایک مصلح اور ریفارمر کی ضرورت تھی۔ جو خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ عین ضرورت کے وقت قادیان میں مبعوث ہوا۔ اور جس نے موجودہ مسلمانوں کے بعض غلط اور غیر اسلامی عقائد اور اعمال کی درستی کے لئے مؤثر قدم اٹھایا۔ جوں جوں لوگ اس کی قائم کردہ جماعت (جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے) میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔ یہ جہالت و تنگ نظری دور ہو رہی ہے۔

آپ کی خدمت میں یہی درخواست ہے کہ آپ نیک نیتی سے اپنا کام کرتے چلے جائیں۔ اور ایسے کوتاہ اندیش اور غلط کار خوغائیوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالےٰ آپکی کامل راہنمائی فرمائے۔ آمین

آپ کا مخلص مرزا وسیم احمد
(بدر قادیان)

فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس یعدل بین الاثنین صدقۃ یعین الرجل فی دابتہ فیحملہ علیھا اویرفع لہ علیھا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وبکل خطوۃ تمشیھا الی الصلوٰۃ صدقۃ وتمیط الاذی عن الطریق صدقۃ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر شخص پر اس کے ہر عضو کے لئے ہر روز یعنی سورج نکلنے پر صدقہ واجب ہے۔ وہ دو آدمیوں میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دے۔ تو اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ کسی شخص کی مدد کرے۔ مثلاً اس کو سواری پر سوار کرائے یا اس کا سامان لدوائے تو یہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ محض اچھی اور بھلائی کی بات یا کسی کو خوش کرنے والی بات کہنا بھی اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ اور ہر ایک قدم جو نماز کے لئے جاتے ہوئے اٹھاتا ہے اس کی طرف سے صدقہ ہے اور راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا بھی اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

کوئی شخص کتنا ہی عالم اور عاقل اور فاضل کیوں نہ ہو۔ اسے کچھ علم نہیں ہوتا۔ کہ آج رات سونے کے بعد کیا پیش آنے والا ہے۔ کیا صبح تک وہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ یا صبح اٹھے گا تو اس کے اعضاء ہاتھ پاؤں۔ کان۔ ناک۔ آنکھیں تندرست بھی ہوں گے یا نہیں بیسیوں ہی تو واقعات آئے دن ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ کہ ایک شخص سویا تو سوتے میں ہی اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ یا صبح اٹھا تو ایک حصہ جسم کا ماؤف تھا ہو سکے جب انسانی جسم تندرست اور صحیح الاعضاء اٹھتا ہے۔ تو اس پر اپنے رب کا شکر واجب ہے۔ کہ آج ایک اور دن کے لئے اللہ تعالےٰ نے میرے اعضاء تندرست رکھے۔ اور میں اپنے کام پوری تندرستی کے ساتھ ادا کر سکتا ہوں۔ اور یہ شکرانہ اس کے ہر عضو عضو۔ جوڑ جوڑ۔ ہڈی ہڈی اور بال بال پر واجب ہے۔ ذرا سی انگلی میں پھنسی ہی نمودار ہو جاتی ہے تو شدت درد سے سارا دن بے کار اور پریشانی میں گذرتا ہے۔ گویا حضور نے ہر روز خیرات کرنا ضروری قرار دیا۔ ہر روز کی تندرستی ہمارے خدا کا تازہ احسان ہے۔ اور اس تازہ احسان کی ہر روز شکر گزاری واجب ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ محض مال دینا ہی صدقہ نہیں۔ بلکہ اپنے اعضاء کو خلق خدا کی بھلائی میں استعمال کرنا اصل خیرات۔ اصل صدقہ اور اصل شکرانہ ہے۔ راستہ صاف رکھو تا دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ کسی بھٹکے ماندے کا اسباب اٹھوا دو۔ مساجد میں باقاعدہ نماز کے لئے حاضری دو۔ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ تو کسی دوسرے کو نیک بات بتا دو نصیحت ہی کر دو۔ یا اس کو خوشی کی خبر ہی پہنچا دو۔ اگر ہم حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنے لگ جائیں۔ تو چند ہی دن میں ہماری جماعت اور ہمارا شہر اور ہماری قوم ایک خوش بخت اور ترقی کرنے والی قوم بن جائے۔

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع اپنی خصوصیات کے ساتھ ۳۱؍ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو بروز ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے۔ جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اس بابرکت اجتماع میں شریک ہونے کے لئے احباب کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

بھارت کی جماعت اسلامی کی طرف سے

آچاریہ ونوبا بھاوے کو قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں بھارت کی جماعت اسلامی کی طرف سے بھارتی لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے کو قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت کے بارہ میں ٹائمز آف انڈیا کی خبر اس پر بعض اخبارات کے تبصرے اور بھارتی جماعت اسلامی کے آرگن دہلی کی صفائی کا بیان ہدیہ ناظرین کئے جا چکے ہیں۔ اب ونوبا جی سے جماعت اسلامی کشمیر کے وفد کی ملاقات کی تفصیلی رپورٹ اخبار دعوت بابت ۲۸ اگست ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ جسے وفد کے لیڈر سید علی گیلانی نے مرتب کیا۔ اس تفصیلی رپورٹ سے نہ صرف ٹائمز آف انڈیا کی خبر کی تصدیق ہوتی ہے بلکہ بھارتی اسلامی کا کردار زیادہ کھل کر سامنے آ جاتا ہے۔ یہ تفصیلی رپورٹ اور اس کے بعض حصوں پر جماعت احمدیہ کے آرگن بدر قادیان نے جو تبصرہ کیا ہے وہ بدر قادیان کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مورخہ ۹ جون کو بمقام سوپور کشمیر پانچ افراد پر مشتمل جماعت اسلامی کا وفد بوقت ۳½ بجے ونوبا جی سے ملا جس کی رپورٹ وفد کے لیڈر سید علی گیلانی صاحب نے مکالمہ کی صورت میں مرتب کی ہے اس کے متعلق گیلانی صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

"اس ملاقات کا مفہوم ذیل میں دیا جاتا ہے الفاظ کے استعمال میں فرق ہو۔ لیکن مفہوم من و عن پیش کیا گیا۔"

دیانت سے مرتب شدہ مکالمہ میں حکیم صاحب اور میر صاحب اراکین وفد کے القاب ہیں) وفد کے لیڈر ملاقات کے ذکر میں لکھتے ہیں:۔

۳½ بجے ہم ہال میں داخل ہوئے ..... وفد کی طرف سے نمائندگی کے حقوق مجھے تفویض ہوئے تھے۔ بھاوے جی ایک بڑے تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے سامنے ایک تختہ پر دو مجلد کتابیں رکھی تھیں جن کے متعلق معلوم ہوا کہ ایک قرآن شریف مع انگریزی ترجمہ ہے اور بائیں طرف ان کی پارٹی کے کچھ حضرات اور خواتین تشریف فرما تھیں۔

(بھاوے جی سے) ہم جماعت اسلامی حلقہ سوپور کی طرف سے آپ سے ملنے آئے ہیں۔

میں:۔ اس سے قبل آپ کو تحریک اسلامی کا تعارف ہے؟ آپ ہمیں مطلع فرما سکتے ہیں؟

بھاوے جی:۔ (ذیک صاف کرتے ہوئے) ہاں کسی سے کبھی سنا تھا۔ مگر آپ سے تفصیلی تعارف چاہتا ہوں۔

First hand information مل جائے گی دوسروں سے Second hand information ملے گی۔

میں:۔ تحریک اسلامی کوئی نئی تحریک نہیں۔ دراصل اس کی ابتداء اس وقت سے ہوئی ہے جب سے اس دنیا میں سب سے پہلا انسان آدم پیدا کیا گیا ہے۔ آدم کا پیدا کرنے والا خالق اور مالک ایک اللہ ہے۔ اس نے جس طرح انسان کے لئے بے شمار نعمتیں آفتاب

ماہتاب۔ آسمان زمین پانی و غیرہ پیدا کیا تھا۔ اسی طرح انسان کو زندگی گذارنے کے لئے ہدایت نامہ اور قانون حیات بھی بھیج دیا .... ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلعم کو بحیثیت پیغمبر مبعوث فرما کر ان کے ذریعہ القرآن انسان کے پاس بھیجا۔ حضرت محمدؐ آخری پیغمبر کی حیثیت سے بھیجے گئے اور القرآن آخری قانون زندگی کی حیثیت سے انسان کے پاس بھیج دیا گیا۔ قیامت کے لئے ان دونوں چیزوں کو آخری گردانا گیا ہے۔ اس تحریک کی بنیاد کسی خاص فرقہ نسل اور گروہ پر منحصر نہیں۔ بلکہ اس کے قانون میں یہ مستقل طور موجود ہے۔ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ۔

بھاوے جی:۔ آپ مسلمان بنانے کے لئے مجھ میں کونسی تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں۔ میری زندگی اور میرا طریقہ آپ کے سامنے ہے یہ چھپا ہوا نہیں اس میں آپ کیا اصلاح کرنا چاہتے ہیں؟

میں:۔ سب سے پہلے آپ کو اللہ تعالیٰ کے وجود پر اس حیثیت سے ایمان لانا ہو گا کہ اقتدار میں لاشریک ہے۔ اللہ حاکمیت میں لاشریک ہے۔ اللہ قانون سازی میں لاشریک ہے۔ اس کے بعد دوسرے قدم پر آپ کو قرآن بحیثیت دستور زندگی ماننا ہو گا۔ اور تیسرے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت آخرالزمان تسلیم کرنا ہو گا

بھاوے جی:۔ میں قرآن پر بھی ویدوں پر بھی اور انجیل پر بھی ایمان رکھتا ہوں۔

میں:۔ قرآن پر آپ کو آخری کتاب کی حیثیت سے ایمان لانا ہو گا۔ اور اس کے لانے والے پیغمبر کو آپ کو آخری پیغمبر ماننا پڑے گا۔

بھاوے جی:۔ میں حضرت محمدؐ کو آخری پیغمبر تسلیم نہیں کرتا ہوں۔ اس طرح اللہ کے اقتدار پر ضرب آتی ہے۔ نہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی پیغمبر آئے گا۔ اور نہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔

میں:۔ یہ عقیدہ قرآن کی مجموعی تعلیم کے خلاف ہے (صحیح اسلامی تعلیم کی روشنی میں اگر وفد کو تبلیغ حق کا ذرہ بھی سلیقہ ہوتا تو بجائے اپنی بات کو مخاطب پر ٹھونسنے کے کم سے کم اپنے نقطہ نگاہ کو تو مناسب طریق سے با دلائل ذہن نشین کرتا) اور ایسا عقیدہ رکھتے ہوئے قرآن کو اپنے سیاق و سباق سے کاٹ کر اپنے مزعومات کو حق ثابت کرنے کے لئے بطور دلیل پیش کرنا کھلا ہوا نفاق ہے۔ (ذرا ایک غیر مسلم کے سلجھے ہوئے کلام کا ان اسلام کے نمائندگان کے طرز کلام سے مقابلہ کیجئے۔ یہ لوگ جو قرآن کی طرف دعوت دینے کے حق کو صرف اپنے لئے ہی محفوظ کرنے کے مدعی ہیں۔ ان کے لئے اسی میں مذکور ارشاد خداوندی فقولا لہ قولاً لیناً لعلہ یتذکر او یخشیٰ پر عمل کرنے کا اور کونسا وقت تھا)

بھاوے جی:۔ (جھجک کر) میں اس کلام میں ادب نہیں دیکھتا ہوں۔

میں:۔ ایک طرف آپ قرآن لانے والے کو وہ حیثیت نہیں دیتے ہیں جو خود قرآن اسے دے رہا ہے۔ اور دوسری طرف آپ قرآن کو استعمال کرتے ہیں

قرآن کہتا ہے لکل قوم ھاد ہر قوم کے لئے ہم نے ایک ہادی بھیجا ہے اگر دس آدمی ایک بات کا اقرار کرتے ہیں (بھاوے جی درمیان میں اس طرح بات کی ہو جاتی ہے) تو لازماً جملہ افراد کی سچائی کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اگر ان میں سے کسی کا انکار کریں تو وہ سب کا انکار ہے

بھاوے جی:۔ میں کسی کا انکار نہیں کرتا ہوں۔ لیکن محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو میں اپنے کو کافر ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔

میں:۔ اس حیثیت سے آپ کو قرآن بطور دلیل پیش کرنے کا حق نہیں رہتا ہے۔

بھاوے جی:۔ یہ آپ کی Intrpretation (توضیح) ہے۔ آپ کی Intrpretation ماننے سے کفر لازم نہیں آتا ہے۔

میں:۔ قرآن کے لئے نہ ہماری Intrpretation معتبر سمجھی جائے گی اور نہ آپ کی۔ قرآن کے لئے اس کے لانے والے یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توضیح ہی معتبر ہو

قابل تسلیم سمجھی جائے گی (اگر جماعت اسلامی اور ان کے ہم خیال علماء کی توضیح پر بھی تو ایسا ہی اعتراض وارد ہوتا ہے کیونکہ ایسا خیال بھی تو کوئی قطعی ثبوت اپنے ساتھ نہیں رکھتا جبکہ مخالف خیال کے حامی بدلائل اس کی تردید کرتے ہیں)

بھاوے جی:۔ بعض اس کی توضیح اس طرح کرتے ہیں کہ حضرت محمدؐ ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ نبوت کے سلسلے کو ختم کرنے والے نہیں ہیں۔

میر صاحب:۔ یہ قادیانیوں (مرزائیوں) کا نظریہ ہے۔ اور یہ نظریہ بھی بجائے خود قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے۔

میں:۔ قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے محمدؐ کی تعلیم بھی لازماً ماننا پڑے گی۔ اور ان کی تعلیم سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبوت کے سلسلے کو ختم فرمانے والے تھے۔

بھاوے جی:۔ یہ ایک بحث طلب امر ہے۔ اور اس کے لئے کافی وقت درکار ہے۔ اس وقت دوسرے ملنے والے انتظار کر رہے ہیں۔ آپ میرے ساتھ پدیاترا کریں۔ مجھے تفصیل کے ساتھ سمجھائیں (تبلیغ حق کا یا عمدہ موقع ہاتھ آیا۔ مگر افسوس کہ اسلام کے ان نام نہاد نمائندوں نے محض تن آسانی کے خوگر ہونے کے باعث اس زریں موقع کو کھو دیا) اور میں چونسٹھ سال کا بوڑھا ہوں)

میں:۔ ہم اس حال میں آپ کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ آپ نیم برہنہ پھر رہے ہیں اور ان مستورات کو بے پردہ ساتھ لئے پھر رہے ہیں

(آگے صفحہ ۵ پر)

درخواست دعا

میری چھوٹی بچی عزیزہ شاہدہ پروین بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالغنی کولو تارڑ والا وابستہ حافظ آباد)

اسلام اس طرح چلنے کی اجازت نہیں دیتا۔

(بھارتی جماعت اسلامی کو پیچھا چھڑانے کا بہانہ بھی تو اچھا ملا تھا آیا شاید اسی بناء پر اس وقت یہ "جماعت" یورپ۔ امریکہ افریقہ وغیرہ ممالک میں تبلیغ اسلام کی ضرورت محسوس نہیں کرتی اور اس وقت کی انتظار میں ہے کہ جب اسلامی تعلیم کے مطابق ان ممالک میں بسنے والی عورتیں نامحرموں سے پردہ کرنے لگیں گی۔ اور ان کے مردان کی اہمیت کو سمجھ جائیں گے۔ تب جماعت اسلامی کے مبلغ (؟) بھی پہنچ جائینگے انا للہ و انا الیہ راجعون!) آپ نے اپنی عمر کے اتنے سال گذار دیے اور اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہ فرمائی۔ اس لئے جب تک آپ اس چیز کو اچھی طرح نہ سمجھیں گے۔ اس وقت تک آپ قرآن کو بطور دلیل استعمال کرنا چھوڑ دیں۔

میر صاحب۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں دلوں کو جوڑنے آیا ہوں۔ آپ کے اس رویہ سے ہمارے دل دکھی ہو جاتے ہیں۔ (اپنے دل رکھنے کا خیال تو آگیا۔ مگر اس بات کو نہ سوچا کہ ان کے مخاطب کے پہلو کے پہلو میں بھی ایسا ہی حساس دل ہے۔)

بھاوے جی۔ میں لوگوں سے زمین حاصل کرنے کے لئے قرآن پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے۔ ومما رزقنٰھم ینفقون میں۔ قرآن اپنے اصولوں کے مطابق ایک عمارت کھڑی کرتا ہے۔ زمین کا مسئلہ اس عمارت میں ایک کھڑکی کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ اس عمارت کو تو تعمیر نہیں کرتے البتہ اس کھڑکی کو ہوا میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک طرف کھلی خیانت اور بددیانتی ہے۔ اور دوسری طرف غیر حکیمانہ عمل بھی۔ (خود ہی فرمائیے آپ کے مخاطب کو اس طریق سے پیشکردہ "اسلام" سے محبت پیدا ہوگی یا نفرت؟ کیا یہی اسوۂ نبوی ہے) انا للہ وانا الیہ راجعون

بھاوے جی۔ آپ مجھے جبراً مسلمان بنانا چاہتے ہیں؟ ہم سب (بیک زبان) لا اکراہ فی الدین۔ دین کے معاملے میں جبر نہیں ہے۔

بھاوے جی۔ میں آج تک ایسا ہی کرتا آیا ہوں۔ اور مجھے کئی مسلمانوں نے کہا کہ تم بہت اچھا کر رہے ہو۔ بلکہ میری تحریک پر زمین خیرات دے دی۔ ان کی تحریر میرے پاس موجود ہے (تحریروں کی طرف ہاتھ بڑھا کر) اب میں اپنی تحریک کے لئے قرآن کو Quote نہیں کروں گا۔

بھاوے جی۔ آپ کی تعداد کتنی ہے؟

میر۔ یوں تو تقریباً ساری ریاست جموں وکشمیر اس تحریک سے متعارف ہے۔ مگر اس کے کارکن جن کو ہم تحریک کی اصطلاح میں رکن کہتے ہیں۔ تیس ۳۰ کے قریب ہیں۔ میر صاحب نے بھاوے جی کی خدمت میں دو کتابیں (۱) "جماعت اسلامی کی دعوت" (۲) "سلامتی کا راستہ" پیش کیں۔

بھاوے جی۔ کتابیں ہاتھ میں لے کر نام پڑھتے ہیں۔ "میری نظر اب کمزور ہو چکی ہے۔ شاید نہیں پڑھ سکوں گا۔"

میر صاحب۔ آپ کے ہمراہ تو بہت سے لوگ ہیں۔ کوئی پڑھ کر آپ کو سنا دے گا۔"...

ردِّ عمل

دن کے پانچ بجے بھاوے جی کو عام خطاب فرمانا تھا۔ چنانچہ ہم بھی خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر جو ہمارے مقدمات کا ردعمل تھا۔ اس کو بھاوے جی نے اپنے مخصوص لہجہ میں یوں ظاہر فرمایا:۔

"آج دن بھر ملنے والوں سے باتیں ہوئیں۔ میں نے سنا زیادہ اور بولا کم۔ کیوں کہ اللہ میاں نے سننے کے لئے دو کان اور بولنے کے لئے ایک زبان دی ہے۔

ملنے والوں میں کچھ بھائی آئے جنہوں نے بغیر کسی جھجک کے اپنے دل کی بات میرے سامنے رکھی۔ میں بہت خوش ہوا کہ انہوں نے بغیر کسی خوف اور ڈر کے اپنی بات کہہ دی۔ اگرچہ اس میں تیزی تھی۔ دل میں جوش ہونا چاہیئے اور دماغ میں ہوش۔ اگر دماغ میں جوش آگیا۔ تو پھر بات خراب ہو جاتی ہے۔ پھر بھی میں بہت خوش ہوں۔

تم پر دو سیلاب آئے ایک پانی کا اور دوسرا میرا روحانی سیلاب۔ اس پر میں تمہیں قرآن پیش کرتا۔ مگر ان ملنے والے بھائیوں نے مجھے قرآن بطور دلیل پیش کرنے سے روکا ہے۔ اس لئے اب میں قرآن کو بطور دلیل پیش نہیں کروں گا۔ تمہیں ایک سیلاب کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور میرے روحانی سیلاب کو قبول کرنا ہوگا

الفاظ کے لحاظ سے بھاوے جی کے فرمائے ہوئے الفاظ اور ان میں ضرور فرق ہوگا مگر مطلب کے لحاظ سے فرق نہیں ہے۔"

(سہ روزہ دعوت دہلی ۹ ستمبر ۲۲ء)

درخواست دُعا

مولوی محمد ہاشم صاحب بخاری کی صاحبزادی صادقہ سخت بیمار ہے۔ اور سول ہسپتال جہلم میں زیر علاج ہے اور حالت تشویشناک ہے۔

احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

محمد حامد بن بخاری جہلم

غیر اسلامی رسوم اور حضرت مسیح موعود

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں ہے کہ صحیح رہنمائی کے ضروری ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا جائے۔ اور دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ کے رسول کے یہ کام ہیں کہ وہ نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور طیبت کو حلال قرار دیتا ہے۔ اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ اور ان کے بوجھوں کو اتارتا ہے۔ والاغلال التی کانت علیھم اور ان رسموں کو دور کرتا ہے۔ جو گلے کا ہار بنی ہوئی ہیں (اعراف ع ۱۹)

ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی بعثت خاص ہمدردی بنی نوع کے لئے تھی۔ کہ جن رسموں کو اختیار کرکے وہ لوگ برباد ہو رہے تھے۔ آنحضرت نے ان کو بربادی سے بچایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت آنحضرت کی متابعت میں ہے۔ اور آپ کو الہام ہوا "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ) کہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا سو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کی اغراض کے نتیجہ میں غیر اسلامی رسوم کا قلع قمع کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد کو غیر اسلامی امور سے محفوظ کر لیا۔

ان غیر اسلامی رسوم میں سے ایک یہ ہے۔ کہ لوگ کسی کی وفات پر میت کے لئے قُل خوانی کی رسم ادا کرتے ہیں۔ مردہ کا ختم نیز مردہ کے بعد فاتحہ خوانی وغیرہ رسوم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غیر اسلامی رسوم ہیں۔ جن کو نہ آنحضرتؐ نے کیا اور نہ صحابہ اپنے عمل میں لائے۔ پس جبکہ یہ دین کا حصہ نہیں تو پھر ایک سچا مسلمان کیسے ان کو اپنے عمل میں لا سکتا ہے۔ آنحضرت فرماتے ہیں۔ علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ کہ اے لوگو میری سنت کو پکڑو۔ اور خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کرو۔ مگر موجودہ زمانہ میں جو رسوم مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں کیا ان کا آنحضرت یا صحابہ کے عمل میں کوئی ثبوت ہے ہرگز نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور سوال ہوا۔

"میت کے لئے قُل جو تیسرے دن پڑھے جاتے ہیں۔ ان کا ثواب اسے پہنچتا ہے یا نہیں؟"

جواب: قُل خوانی کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے۔ دُعا اور استغفار میت کو پہنچتی ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتوں پر امید کیسے باندھ لیتے ہیں۔ دین اسلام تو ہم کو نبی کریم صلعم سے ملا ہے۔ اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں۔ صحابہ کرام بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے۔ صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے۔

(البدر ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء)

بعض لوگ اپنی کمزوری اعتقاد کی وجہ سے ایسی رسوم کا ارتکاب کرتے ہیں اور جب ان کو روکا جاتا ہے۔ تو جواز ثابت کرنے کے لئے کسی خاندان کا نام لے دیتے ہیں کہ فلاں خاندان کے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے ہمارے لئے محمد رسول اللہ کو اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔ پھر ان کا جواب کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دین وہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے۔

ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ نماز کی نیت اور جنازہ کی نیت کے متعلق لکھا جائے

واضح ہو کہ یہ جو نماز پڑھتے وقت اونچی آواز سے نماز کی نیت کی جاتی ہے یہ رسول اللہ صلعم سے ثابت نہیں۔ کشف الغمہ صفحہ ۱۸ میں ہے:۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے لوگو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔ تم بھی اس طرح نماز پڑھو۔ اور آنحضرت کا یہ طریق تھا کہ آپ سے سوائے اللہ اکبر کے یعنی تکبیر تحریمہ کے اور کوئی لفظ نہیں سنا جاتا تھا۔ جس سے نماز شروع کرتے تھے۔ نیز سفر السعادت عربی میں لکھا ہے رسول اللہ صلعم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو اللہ اکبر فرماتے اور آپ سے نیت وغیرہ کے الفاظ کی روایت ثابت نہیں۔

یہ بات بھی احباب کو معلوم ہونی چاہیئے کہ لغت عرب میں نیت کا مفہوم دل سے تعلق رکھتا ہے نہ زبان سے۔

حضرت خلیفہ اولؓ سے سوال کیا گیا۔ کہ نماز میں زبان سے نیت کرنا ثابت ہے یا نہیں

جواب:۔ حضرت حکیم الامۃ نے فرمایا کہ زبان سے نماز کی نیت اسلام میں ثابت نہیں ہے ہاں حج میں نیت آئی ہے۔

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۲۰۳ :- منکہ حکیم عبدالرحمٰن ولد عبدالرسول صاحب۔ قوم سید پیشہ طبابت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن ہبلی ڈاک خانہ ہبلی ضلع دھارواڑ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵۹/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میری اس وقت ماہوار آمد -/۴۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور اسی ماہ سے ہی اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی شروع کر دوں گا۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد :- حکیم عبدالرحمٰن [illegible] روڈ ہبلی
گواہ شد :- محمد صادق ناقد مبلغ ہبلی
گواہ شد :- مبارک علی مبلغ انچارج علاقہ میسور بنگلور خاں [illegible] ہبلی۔

نمبر ۱۳۲۱۱ :- منکہ عابدہ خاتون زوجہ عزیز احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بریلی ڈاک خانہ بریلی ضلع بریلی صوبہ یوپی۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵۹/۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت مفصلہ ذیل جائیداد منقولہ ہے

(۱) مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ -/۱۰۰۰ (۲) ایک [illegible] جوڑی طلائی وزنی پونے تولہ (۳) ایک پونچی طلائی وزنی سوا تین تولہ میں اپنی اس جائیداد کے دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور جو حصہ وصیت میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ اتنا حصہ وصیت سے منہا سمجھا جائیگا۔ مرقوم ۵۹/۵/۹

الامۃ :- عابدہ خاتون بقلم خود زوجہ عزیز احمد صاحب ساکن بریلی۔
گواہ شد :- عزیز احمد عرف ننھے خاں ساکن بریلی خاوند موصیہ۔
گواہ شد :- قریشی محمد یونس سیکرٹری مال ساکن بریلی۔

نمبر ۱۵۳۵۹ :- میں ناصر خلیل احمد ولد ملک محمد فضل الٰہی صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں سرکاری ملازم ہوں فی الحال اپرنٹس ہوں مجھے -/۷۰ روپیہ ماہوار بطور وظیفہ ملتا ہے میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جو متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- ناصر خلیل احمد بقلم خود ۱۹/۴/۴ انور سٹریٹ پونچھ روڈ اسلامیہ پارک لاہور۔
گواہ شد :- عبدالستار سیکرٹری مال حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔
گواہ شد ناصر حق ۱- ڈی چوبرجی کوارٹرز لاہور

نمبر ۱۵۳۶۹ :- امۃ المجید بیگم زوجہ شیخ عبدالرشید صاحب شرما قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شکارپور ضلع سکھر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے -/۲۰۰۰ روپیہ زیورات طلائی سونا قریباً بیس تولہ جس کی مالیت قریباً دو ہزار ایک سو روپیہ تفصیل زیورات طلائی کڑے ۸ تولے گلوبند ۲ تولہ کانٹے ۲ تولہ ہار ۲ تولے بالیاں چھلا انگوٹھیاں ۴ عدد ۲½ تولہ کل وزن زیورات طلائی بیس تولہ جس کی مالیت قریباً دو ہزار ایکصد روپیہ ہوتا ہے حق مہر دو ہزار روپیہ شامل کر کے چار ہزار ایکصد روپیہ ہوتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ جس کی رقم چندہ وصیت میری طرف سے چندہ وصیت کے حساب میں ادا ہو چکی رہے گی وہ میرے حصہ وصیت میں مجرا شمار کی جائیگی۔ اس کے علاوہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور کوئی جائیداد از قسم منقولہ وغیر منقولہ عطا فرماویگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لہٰذا تحریر لکھ دی ہے تا سند رہے۔ المرقوم ۱۲ ماہ مئی ۱۹۵۹ء۔

الامۃ :- امۃ المجید بیگم اہلیہ شیخ عبدالرشید شرما [illegible] شکارپور۔
گواہ شد :- ڈاکٹر عتیق احمد خاں سیکرٹری اصلاح وارشاد نوشہرہ درمکان بیٹ شکارپور۔ گواہ شد :- شیخ عبدالرشید شرما پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور خاوند موصیہ۔

ولادت

مورخہ ۲۴ اگست کو میرے چھوٹے بھائی محمود احمد اختر کو اللہ نے چھ برس کے بعد بیٹا دیا ہے جس کا نام ادیب بن محمود رکھا گیا ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

(احمد ظفر۔ حالی گڑھ)

درخواست دعا

محترم چوہدری نور احمد خاں صاحب آف سڑوعہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اسٹنٹ پنشنر صدر انجمن احمدیہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ اب ملتان سے ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد منصف خاں سٹیشن ماسٹر ریٹائرڈ) ربوہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر بدستور سابق انشاء اللہ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں۔ یہ اخراجات مجلس کے فیصلہ کے مطابق چندہ "سالانہ اجتماع" سے پورے کئے جاتے ہیں۔ چندہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف ۱۲ آنے سالانہ ہے اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو ہر غریب سے غریب رکن بھی بشرح صدر ادا کر سکتا ہے۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اجتماع سے پہلے اس چندہ کی وصولی سو فیصدی پوری ہو جائے تاکہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اور دوسرے چندوں پر اس کا بار نہ پڑے۔

عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے بالشرح یہ چندہ وصول کر کے وسط اکتوبر سے پہلے ضرور مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات میں سہولت رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انسپکٹر مساجد ممالک بیرون کے دورہ کا پروگرام

تعمیر مساجد ممالک بیرون کی تحریک اور وصولی کے لئے سید محمد لطیف صاحب کو مرکز کی طرف سے منٹگمری۔ ملتان۔ بہاولپور اور سابق سندھ کی جماعتوں کے دورہ کے لئے بھجوایا گیا ہے اس مبارک تحریک میں حصہ لینا تمام جماعتوں کے دوستوں کے لئے ضروری ہے۔ امید ہے تمام احباب شاہ صاحب سے پورا تعاون فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ورزشی مقابلے اور انصار اللہ

جیسا کہ جملہ مجالس انصار اللہ اس بات سے باخبر ہیں کہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب ہے اس موقعہ پر حسب سابق ورزشی مقابلے بھی ہوں گے جن میں دوڑیں اور کھیلیں شامل ہوں گی۔ گذشتہ سالوں کی طرح مجھے امید ہے کہ جملہ مجالس اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تیاری میں مصروف ہوں گی۔ مرکز چونکہ کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کے پروگرام کو مرتب کر رہا ہے۔ اس لئے مجالس اس پروگرام کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے اگر کوئی عملی تجاویز پیش کرنا چاہیں تو وہ جلد ہم کو مطلع فرمائیں۔ تا ان تجاویز پر غور کر کے انہیں عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

(نائب قائد ذہانت و صحت جسمانی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کلرک کی ضرورت

رسالہ الفرقان کے لئے ایک ہوشیار اور محنتی میٹرک پاس کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ پچاس روپے تنخواہ دی جائے گی۔ پوری توجہ اور محنت سے کام کرنے والے پرانے دوست بھی اپنا نام پیش کر سکتے ہیں۔ دس اکتوبر تک آنے والی درخواستوں میں انتخاب ہوگا۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

دعائے نعم البدل

برادرم محمد یعقوب خانصاحب کارکن وکالت التبشیر تحریک جدید کی چھوٹی بچی بعمر ڈیڑھ سال کل مورخہ ۲۰-۹-۵۹ چند گھنٹے بیمار رہ کر فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم موصوف کی یہ پہلی بچی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد عبداللہ خاں راجووی کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

یوم تحریک جدید جلسوں کی مختصر روئیداد

سرگودھا

مکرم محمد دین صاحب انور سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سرگودھا تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم سعید احمد صاحب نے "تحریک جدید کے کارنامے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے بیرونی ممالک کے تبلیغی مراکز کے قیام اور مساجد کی تعمیر قرآن کریم کے تراجم۔ اخبارات و رسائل کے اجراء اور دیگر مساعی پر تبصرہ کیا۔ پھر خاکسار نے تحریک جدید کے پس منظر اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ وعدہ کنندہ حضرات کو تاکید کی کہ وہ اپنا وعدہ جلد ادا فرمائیں تا سلسلہ کے کاموں میں کسی قسم کا ہرج واقع نہ ہو۔ مکرم بابو غلام رسول صاحب قمر نے اپنی تقریر میں تحریک جدید مالی جہاد میں خلوص کے ساتھ شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں صاحب صدر نے سادہ زندگی کے موضوع پر جامع اور مبسوط تقریر کی آپ نے فرمایا کہ تحریک جدید کے جہاد میں ہم ہر جہت سے اس وقت تک شامل نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنی زندگیوں کو سادہ بنا کر تکلیف اور تعیش کو کلی طور پر خیرباد نہ کہہ دیں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے میں عار نہ سمجھیں اور روحانیت اور اخلاق کو تباہ کرنے والی برائیوں سے کلیۃً اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے دعا کروائی اور جلسہ برخواست ہوا۔ چندہ تحریک جدید کی وصولی کے سلسلہ میں ذیل کے اقدامات عمل میں لائے گئے۔

(۱) تمام مخلصین کو ۳۰ اگست سے قبل بقایا داران کی تفصیل مہیا کی گئی۔

(۲) تمام بقایا داران کو تحریری طور پر بھی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی

(۳) ذاتی طور پر بعض دوستوں کی خدمت میں حاضر ہو کر چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تحریک جدید کے جلسہ اور وصولی کی جدوجہد کے نتیجہ میں قریباً -/۸۰۰ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ کوشش جاری ہے انشاء اللہ سال رواں کے اختتام پر باقی رقوم وصول ہو جائیں گی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احمد نگر (ضلع جھنگ)

مکرم ناظم صاحب تحریک جدید خدام الاحمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

زیر صدارت جناب مولانا ابوالعطاء صاحب پریذیڈنٹ جلسہ کیا گیا۔ محترم صدر صاحب کے علاوہ چار اور اصحاب نے جن میں ناصر احمد صاحب ظفر قائد بھی شامل ہیں۔ اپنے خطاب میں احباب جماعت کو اپنے چندوں کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ پھر جناب قائد صاحب۔ ناظم صاحب تحریک جدید اور سیکرٹری صاحب تحریک جدید پر مشتمل ایک وفد بنایا گیا۔ جنہوں نے وعدہ کنندہ حضرات کے گھروں میں جا کر وصولی کی کوشش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ۲۳ احباب سے سو فیصدی وصولی ہو گئی اور ۷ حضرات نئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوئے جن میں سے ۶ احباب نے وعدہ پورا بھی کر دیا۔ صیغہ تحریک جدید کے دوران میں بقصد ۱۸ روپیہ وصول ہوئے۔

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ اور بڑا لڑکا کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سعید اللہ منہاس کارکن نظارت علیا)

(۲) میری لڑکی امۃ السعید کمالیہ میں بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد اکبر ہوٹل۔ ربوہ)

(۳) خاکسار ایک عرصہ سے پیٹ کے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خواجہ عبدالستار درویش قادیان)

(۴) میرا لڑکا محمد نذیر احمد طور ستھ ایئر گارڈن کالج راولپنڈی دماغی پریشانی سے بیمار ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ (محمد افضل سٹیشن ماسٹر للہ ضلع جہلم)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بمقام ربوہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۹۶ گ ب صریح ضلع لائلپور کی طرف سے

سیلاب زدگان کی امداد

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی علاقہ جڑانوالہ سیلاب کی زد میں آ گیا ہے۔ مقامی مجلس کو جب اطلاع ہوئی کہ نزدیک کے گاؤں سیلاب کی زد میں آ گئے ہیں۔ تو چند خدام کا ایک گروپ چوہدری محمد شریف صاحب ننگلی کی نگرانی میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے فوری طور پر گیا۔ مکانوں کا سامان پانی سے نکالا گیا۔ نیز غلہ کو محفوظ جگہ پر پہنچایا۔ ساری رات پہرہ دے کر حفاظتی بند لگایا گیا۔ تاکہ دوسرے علاقہ میں پانی تباہی نہ مچا سکے۔

سیلاب کے علاقہ میں بیماروں کی امداد کے لئے فنڈ جمع کیا گیا۔ اس کی ادویات خریدی گئیں۔ ۲۹/۸/۵۹ کو چک نمبر ۹۷ گ ب ننگ مواج میں ادویات تقسیم کی گئیں۔ مورخہ ۱/۹/۵۹ کو سیلاب زدہ علاقہ میں ادویات تقسیم کرنے کے لئے ایک وفد چوہدری محمد شریف صاحب ننگلی کی معیت میں روانہ ہوا۔ قریباً ڈیڑھ صد مریضوں میں ادویات تقسیم کی گئیں۔ اور قریباً پچاس مریضوں کو ٹیکے لگائے گئے۔

(قائمقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ۔ ضروری تصحیح

الفضل مؤرخہ ۲۳ اگست ۱۹۵۹ء کے صفحہ ۶ پر اطفال الاحمدیہ کے امتحان سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نتیجہ شائع ہوا ہے۔ افسوس کہ اس میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔ جن کی تصحیح درج ذیل کی جاتی ہے:۔

(۱) راولپنڈی کے اطفال میں ایک نام ایم فضل کریم شائع ہوا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ دراصل یہ نام یوں پڑھا جائے "مرزا مجیب احمد ابن ایم فضل کریم صاحب"

(۲) اسی امتحان میں عزیز مرزا مجیب احمد سوئم قرار پایا ہے جس نے چالیس نمبر حاصل کئے ہیں۔ شائع شدہ نتیجہ میں ملک بشیر احمد کو سوئم کیا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

(۳) ملتان کے اطفال میں سے محمد اکرم خاں جنجوعہ کے نمبر نتیجہ میں شائع ہونے سے رہ گئے ہیں۔ اس نے بیس نمبر حاصل کئے ہیں۔ شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ان غلطیوں سے معذرت خواہ ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

گمشدہ کی تلاش

میرا لڑکا محمد اسلم عمر ۱۲ سال رنگ گندمی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے گم ہے۔ ربوہ سے جانے کے بعد لاہور پہنچنے کی اطلاع ملی تھی لیکن تلاش کرنے پر وہاں نہیں مل سکا۔ اس کی والدہ سخت پریشان ہے۔ اگر کسی بھائی کو اس بچے کے متعلق علم ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

محمد شریف مددگار کارکن وکالت زراعت

ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ محمد الرحمٰن صاحب بوہ منڈی لاہور نمبر ۸ عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(ملک سعادت احمد ملک جی برادرز ربوہ)

(۲) خاکسار کا بھانجہ تقریباً بارہ دن سے بخار محرقہ (ٹائیفائیڈ) بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیز کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرحمٰن خان ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا تیسرا کامیاب سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۳ ستمبر خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا تیسرا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ اجتماع ۱۱، ۱۲ و ۱۳ ستمبر کو برائے اسکاؤٹنگ کیمپ کے میدان میں منعقد ہوا۔ یہ امر ہمارے لئے خوشی کا باعث ہوا کہ کراچی سے بھی خدام اس اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے جس کیلئے ہم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے ممنون ہیں۔ ہماری مجلس کی تاریخ میں یہ پہلا اجتماع تھا جو کہ مسجد احمدیہ سے باہر منعقد ہوا۔ بہت کامیاب رہا۔

اجتماع کا افتتاح ۱۱ ستمبر بروز جمعۃ المبارک ۵ بجے شام محترم حاجی فیض الحق خانصاحب نے کیا آپ کے بعد قائد علاقائی مکرم شیخ محمد حنیف صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ ہر دو بزرگوں نے خدام کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے بھی خدام کو ضروری ہدایات دیں۔ اس تقریب میں بعض معزز غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔

ہمارے اس اجتماع میں خدام و اطفال کی حاضری ۱۲۵ کے قریب رہی جو کہ حالات کے لحاظ سے بہت اچھی تھی اس کے علاوہ ہمارے بزرگ بھی خاصی تعداد میں وقتاً فوقتاً تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ علمی اور ورزشی پروگرام میں خدام نے جوش اور دلچسپی سے حصہ لیا۔ اسی وجہ سے زائرین کی تعداد ہر وقت کافی رہی۔ ان ہر دو پروگراموں کو کامیاب اور دلچسپ بنانے میں ہمارے مقامی مربی سلسلہ چوہدری رشید الدین صاحب بی۔ اے کا خاص حصہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ (آمین)

اجتماع کے دوران پریس کے بعض نمائندے بھی تشریف لاتے رہے۔ ہمارے اس اجتماع کی کارروائی دو تین دفعہ مقامی ریڈیو نے نشر کی اور کئی اخبارات میں شائع ہوئی۔ اجتماع کے دنوں میں خدام کی دینی تربیت کا بھی خاص خیال رکھا گیا۔ تہجد بھی باقاعدہ ادا ہوتی رہی اور چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ ہمارے پروگرام کا ایک دلچسپ پہلو انصار اور خدام کے درمیان والی بال اور رسہ کشی کا مقابلہ تھا۔ ہمارے انصار بزرگ اپنے زعیم محترم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی سرکردگی میں بڑی خوشی اور جوش سے ان مقابلوں میں شامل ہوئے اور رسہ کشی میں خدام سے بازی لے گئے۔

۱۳ ستمبر کو ۵½ بجے شام الوداعی تقریب منعقد ہوئی محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ نے انعامات تقسیم فرمائے آپ نے خدام اور ان کے عہدیداروں کو اس اجتماع کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ دعا کے بعد آپ نے اس اجتماع کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم محمد افضل صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ کے وہ پیغامات بھی پڑھ کر احباب کو سنائے جو ان بزرگوں نے ہمارے اس اجتماع کے لئے ارسال فرمائے تھے اور اجتماع کے افتتاح کے بعد ہمیں موصول ہوئے ہمارے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں سابق امیر محترم حاجی فیض الحق خانصاحب۔ موجودہ امیر محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب۔ مقامی مربی سلسلہ چوہدری رشید الدین صاحب بی۔ اے محترم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مکرم شفیق احمد صاحب چغتائی اور کئی دیگر بزرگوں کا خاص حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین ثم آمین۔

(محمد اسلم جاوید معتمد خدام الاحمدیہ کوئٹہ)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل کے خطبہ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۶/۹/۵۹ اور خطبہ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۳/۹/۵۹ میں مطبوعات مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ کا اشتہار شائع ہوا ہے اس میں کتابت کی غلطی سے قرآن کریم بڑا سائز یسرنا القرآن مجلد کا ہدیہ -/۸/۸ چھپ گیا ہے۔ اصل میں اس کا ہدیہ -/۸/۶ روپے احباب نوٹ فرمائیں۔

مینیجر الفضل